18-3-1968 اگر پاکستان نے 1965 کی غلطی دہرائی تو اسے سخت سزا دیں گے۔ (اندرا گاندھی)

25-4-1968 رن کچھ میں حد بندی کا کام ہوا۔

27-4-1968 ہم انڈین آرمی کو منہ توڑ جواب دیں گے۔ (گورنر مغربی پاکستان موسیٰ خان)

4-5-1968 مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تو دوبارہ جنگ ہو سکتی ہے (شیخ عبداللہ)

23-5-1968 بھارت نے رن کچھ کا علاقہ خالی نہیں کیا۔ (حکومت پاکستان)

11-6-1968 پاکستان انڈیا میں مسلمانوں کے قتل عام پر خاموش نہیں رہے گا۔ (وزیر خارجہ ارشد حسین)

3-8-1968 ہم اقوام متحدہ میں دوبارہ کشمیر کا مسئلہ اٹھائیں گے۔ (وزیر خارجہ ارشد حسین)

17-9-1968 مسئلہ کشمیر حل کرنے کے سلسلے میں ہم پوری دنیا کا ضمیر بیدار کریں گے (وزیر خارجہ ارشد حسین)

19-10-1968 مسئلہ کشمیر پر بھارت کو پاکستان سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ (شیخ عبداللہ)

24-10-1968 پاکستان میں یوم آزادی کشمیر منایا گیا۔

12-11-1968 عبدالحمید خان بلا مقابلہ آزاد کشمیر کا صدر منتخب ہو گیا۔

7-12-1968 کشمیری رہنما میر واعظ محمد یوسف کا انتقال ہوا۔ عمر 76 سال تھی

8-12-1968 میر واعظ کے سوگ میں مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال ہوئی۔

3-1-1969 دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی توجہ مسئلہ کشمیر کی طرف مبذول کرائی جائے گی۔ (وزیر خارجہ ارشد حسین)

29-3-1969 پاکستان کی خلائی تحقیقاتی کمیٹی نے کامیابی سے ایک راکٹ خلا میں چھوڑا۔

19-5-1969 ہم سلامتی کونسل میں جلد ہی دوبارہ مسئلہ کشمیر پیش کریں گے۔ (پاکستان)

24-5-1969 مسئلہ کشمیر حل ہونے تک پاک بھارت تعلقات معمول پر نہیں آسکتے۔ (صدر یحیٰ خان)

31-5-1969 پاکستان، افغانستان اور بھارت باہمی تنازعات مذاکرات کے ذریعے حل کریں۔ (روسی وزیر اعظم کوسیگن)

11-6-1969 میر پور آزاد کشمیر میں دھماکے سے 6 افراد ہلاک۔

6-7-1969 بھارتی فوج نے رن کچھ کا علاقہ پاکستان کے حوالے کر دیا۔

13-7-1969 یوم شہدائے کشمیر منایا گیا۔

10-8-1969 شاہراہ قراقرم کی تعمیر پر انڈیا نے پاکستان سے احتجاج کیا۔

☆☆☆☆☆

تقابل ادیان ۔ 1

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بائبل میں

ابراہیم عبداللہ یوگوی

الحمد لله الذی ارسله رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و الصلاة و السلام علی آخر الأنبیاء و الرسل الذی بشربه الرسل وصرح باوصافه الکتب و الصحف. و علی اصحابه الذین اتبعوہ باحسان الی یوم الدین. أما بعد:

نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشخبری تمام انبیائے کرام نے دی ہے مگر ہم یہاں بائبل کے حوالے سے بات کریں گے۔ سب سے پہلے قرآن مجید کی زبانی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے جو خوشخبری دی تھی وہ پیش خدمت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾(۱) ''اور وہ وقت بھی یاد کرو جب حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا پیغامبر بن کر آیا ہوں، مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا اور میرے بعد آنے والے ایک رسول کی تمھیں خوشخبری دینے والا ہوں جن کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے''۔

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ میرے بعد احمد نامی ایک نبی آنے والا ہے تم لوگ اس کی فرمانبرداری کرنا۔ اور وہ نبی ہمارے پیارے پیغمبر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انا دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسی. (۲) ''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں۔''

جیسا کہ حالی نے کہا ؎

یکا یک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت | بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت | چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت

---

(۱) سورة الصف:٦ ۔ (۲) مسند احمد، حدیث ١٦٥٢٥ عن العرباض بن سارية ١٢٧/٤۔ مسند احمد ٢١٢٣١ عن ابی امامة ٢٦٢/٥۔ ابن کثیر ابو الفداء اسماعیل' تفسیر القرآن العظیم:٣٨٤/٤

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل و نوید مسیحا

علاوہ ازیں مذکورہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھے، نہ کہ اقوام عالم کی طرف ۔ یہ تو تھا نوید مسیحا کے متعلق قرآن مجید کا بیان ۔ حضرت عیسیٰ نے جو خوشخبری دی تھی وہ اب بھی اناجیل میں موجود ہے ۔ اگرچہ موجودہ اناجیل بالکل ہی تحریف شدہ ہیں، مگر حقیقت پھر بھی حقیقت ہے، اس کو مکمل طور پر مٹایا نہیں جا سکتا۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

بائبل کا تعارف

بائبل کا معنی:

بائبل ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی ''کتاب'' کے ہیں۔ اکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں بائبل کی تعریف یوں کی گئی ہے:

Bible n. 1 a (prec. by the) Christian scriptures of Old and New Testaments. b (bible) copy of these. 2 (bible) colloq. authoritative book. biblical adj. [Greek biblia books]

بائبل کے ماننے والوں کے نزدیک مجموعہ بائبل میں موجود کتابیں دو طرح کی ہیں:

۱۔ عہد نامہ عتیق: وہ کتابیں جن کی نسبت ان کا دعوی ہے کہ یہ ان پیغمبروں کے توسط سے ہم تک پہنچی ہیں جو حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے گزر چکے ۔ ان کتابوں کے مجموعے کو عہد نامہ عتیق (Old Testament) کہتے ہیں ۔

۲۔ عہد نامہ جدید: وہ کتابیں جن کی نسبت ان کا دعوی ہے کہ عیسی علیہ السلام کے الہام کے ذریعہ لکھی گئی ہیں ۔ اس قسم کی کتابوں کو عہد نامہ جدید (New Testament) کہتے ہیں۔

عہد نامہ عتیق درج ذیل کتابوں پر مشتمل ہے:

۱۔ پیدائش ۲۔ خروج ۳۔ احبار ۴۔ گنتی ۵۔ استثناء ۶۔ یشوع ۷۔ قضاۃ ۸۔ روت
۹۔ سموئیل ۱۰۔ سموئیل ثانی ۱۱۔ سلاطین اول ۱۲۔ سلاطین ثانی ۱۳۔ تواریخ اول ۱۴۔ تواریخ ثانی ۱۵۔ عزرا ۱۶۔ نحمیاہ
۱۷۔ آستر ۱۸۔ ایوب ۱۹۔ زبور ۲۰۔ امثال ۲۱۔ واعظ ۲۲۔ غزل الغزلات ۲۳۔ یسعیاہ ۲۴۔ یرمیاہ
۲۵۔ نوحہ ۲۶۔ حزقی ایل ۲۷۔ دانی ایل ۲۸۔ ہوسیع ۲۹۔ یوایل ۳۰۔ عاموس ۳۱۔ عبدیاہ ۳۲۔ یوناہ
۳۳۔ میکاہ ۳۴۔ ناحوم ۳۵۔ حبقوق ۳۶۔ صفنیاہ ۳۷۔ حجی ۳۸۔ زکریاہ ۳۹۔ ملاکی

تورات: ۔ ان میں سے پہلے پانچ اسفار (صحیفوں) کے مجموعہ کا نام ''توریت'' ہے ۔ یہ عبرانی لفظ ہے جس کے معنی

شریعت اور تعلیم کے ہیں۔ مجازی طور پر یہ لفظ عہد عتیق کے مجموعہ پر بھی بولا جاتا ہے۔

اور عہد نامہ جدید درج ذیل کتابوں اور مکتوبات پر مشتمل ہے:

۱۔ متی کی انجیل ۲۔ مرقس کی انجیل ۳۔ لوقا کی انجیل ۴۔ یوحنا کی انجیل ۵۔ رسولوں کے اعمال ۶۔ رومیوں کے نام کا خط

۷۔ کرنتھیوں کے نام کا پہلا عام خط ۸۔ کرنتھیوں کے نام کا دوسرا عام خط ۹۔ گلتیوں کے نام کا خط ۱۰۔ افسیوں کے نام کا خط

۱۱۔ فلپیوں کے نام کا خط ۱۲۔ کلسیوں کے نام کا خط ۱۳۔ تھسلنیکیوں کے نام کا پہلا خط ۱۴۔ تھسلنیکیوں کے نام کا دوسرا خط

۱۵۔ تیمتھیس کے نام کا پہلا خط ۱۶۔ تیمتھیس کے نام کا دوسرا خط ۱۷۔ ططس کے نام کا خط ۱۸۔ فلیمون کے نام کا خط

۱۹۔ عبرانیوں کے نام کا خط ۲۰۔ یعقوب کا عام خط ۲۱۔ پطرس کا پہلا عام خط ۲۲۔ پطرس کا دوسرا عام خط ۲۳۔ یوحنا کا پہلا عام خط

۲۴۔ یوحنا کا دوسرا عام خط ۲۵۔ یوحنا کا تیسرا عام خط ۲۶۔ یہوداہ کا عام خط ۲۷۔ یوحنا عارف کا مکاشفہ

انجیل:۔

لفظ ''انجیل'' معرب ہے، اس کا اصل یونانی لفظ ''انکلیون'' تھا' جس کے معنی بشارت اور تعلیم کے ہیں۔ عہد نامہ جدید کی پہلی چاروں کتابیں ''اناجیل اربعہ'' کے نام سے مشہور ہیں اور انجیل کا نام انہی چاروں کیساتھ مخصوص ہے۔ اور مجازاً عہد نامہ جدید کی تمام کتابوں پر بھی اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائبل میں جو بشارتیں آئی ہیں، ان کا یہاں ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

پہلی بشارت: محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

انجیل برناباس کے نام سے آج جو انجیل دنیا میں موجود ہے اس میں تو یہ پیشن گوئیاں بہت صاف اور بالکل کھلے لفظوں میں ہیں۔

پادری سیل نے اپنے ترجمہ قرآن مجید کے مقدمہ میں انجیل برناباس (Barnabas) سے ایک بشارت محمدی یوں نقل کی ہے: ''اے برناباؔ! تو جان لے کہ گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو اللہ اس پر سزا دیتا ہے' اس لئے کہ اللہ گناہ سے راضی نہیں ہے اور جب میری ماں اور میرے شاگردوں نے دنیا کی خاطر مجھ سے محبت کی تو اللہ اس بات پر ناراض ہوا۔ اور اپنے انصاف کے تقاضے سے اس نے ارادہ کیا کہ ان کو اس دنیا میں اس نادرست عقیدہ پر سزا دے، تاکہ انہیں عذاب جہنم سے نجات ملے اور انہیں وہاں تکلیف نہ ہو۔ اور اگرچہ میں بے قصور ہوں لیکن جب بعض لوگوں نے میرے بارے میں کہا کہ یہ اللہ ہے اور اللہ کا بیٹا ہے تو اللہ نے اس بات کو برا سمجھا۔ اس نے ارادہ کیا کہ قیامت کے دن شیطان مجھ پر نہ ہنسیں اور میرا ٹھٹھا نہ کریں، لہذا اس نے اچھا سمجھا کہ ہنسی اور ٹھٹھا یہوداہ کی موت کی وجہ سے دنیا میں ہو جائے۔ اور لوگوں کو یہ گمان ہو کہ مجھے سولی دی گئی ہے لیکن یہ اہانت اور تمسخر باقی

رہے گا یہاں تک کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) آ جائیں۔ جب وہ آ جائیں گے تو ہر مؤمن کو اس غلطی پر متنبہ کریں گے اور یہ شبہ لوگوں کے دل سے نکل جائے گا''۔ (۱)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

''میں اس لائق نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ کے جوتے کے بند یا نعلین کے تسمے کھولوں جس کو تم مسیا کہتے ہو، وہ جو کہ میرے پہلے پیدا کیا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا کلام لائے گا کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی''۔(۲)

فصل ۴۴ میں مرقوم ہے:

''اور جبکہ میں نے اس کو دیکھا میں تسلی سے بھر کر کہنے لگا اے محمد! اللہ تیرے ساتھ اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں''۔(۳)

اور فصل ۱۶۳ میں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے شاگردوں نے آپ کے بعد آنے والے رسول ﷺ کے متعلق پوچھا کہ وہ کون ہے؟ تو آپ نے بالکل واضح طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر بتایا کہ میرے بعد آنے والا نبی محمد ﷺ ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ''شاگردوں نے جواب میں کہا اے معلم! وہ آدمی کون ہوگا جس کی نسبت تو یہ باتیں کہہ رہا ہے اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا؟ یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا: بیشک وہ محمد، اللہ کا رسول ہے''۔(٤)

یہ تو تھیں انجیل برناباس کی کچھ عبارتیں، جن میں واضح طور پر نوید مسیحا نبی آخر الزمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرار دیا گیا ہے۔ اور جس کے متعلق مسیحی علماء شبہات پیدا کرتے ہیں اور اس کو تحریف شدہ قرار دیتے ہیں، تاکہ عام مسیحیوں کو ان پر ایمان لانے سے روکا جائے۔ لیکن خود مسیحیوں کے ہاں جو چار اناجیل مسلّم ہیں، ان میں سے یوحنا کی انجیل میں یہ عبارتیں آج تک موجود ہیں۔

دوسری بشارت: مددگار

انجیل یوحنا کا بیان ہے کہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کہا: ''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا، کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اسے جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا''۔(۵)

---

(۱) انجیل برناباس فصل ۲۲۰ آیات ۲۰۔ (۲) انجیل برناباس فصل ۲۴:۱۴۔ (۳) انجیل برناباس فصل ۴۴:۳۰۔

(٤) انجیل برناباس فصل ۱۶۳:۸-۷۔ (۵) انجیل یوحنا ۱۴:۱۵-۱۶۔

اور اسی باب کی آیت ۲۶ میں ہے: ''لیکن (مددگار) یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمھیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمھیں یاد دلائے گا''۔ (۱)

پھر آیت ۲۹ میں ہے: ''اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے' تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو''۔(۲)

اور انجیل یوحنا باب ۱۵ میں ہے: ''لیکن جب وہ (مددگار) آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا، یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا - اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو''۔(۳)

اور باب ۱۶ میں اپنے بعد آنے والے نبی کی خوشخبری حضرت مسیح نے ان الفاظ میں دی ہے: ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے' کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ (مددگار) تمہارے پاس نہ آئے گا' لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا - اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا - گناہ کے بارے میں، اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے - راست بازی کے بارے میں اس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں، مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمھیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا - جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے' اس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمھیں خبریں دے گا''۔(۴)

حضرت مسیح علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ سے یہ بات صاف صاف معلوم ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والی ایک مقدس و متبرک ہستی کی بشارت دی ہے۔

اس بشارت کے بارے میں دو نظریے ہیں۔

(۱) مسلمانوں کا نظریہ ہے کہ یہ بشارت حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کے حق میں بیان ہوئی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بھی اس کی خبر دی ہے۔ لہذا آپ ﷺ ہی اس کے مصداق ہیں۔

(۲) مسیحی علماء کا اس بشارت کے متعلق یہ نظریہ ہے کہ یہ بشارت ''روح القدس'' کی بابت بیان ہوئی ہے، اس لئے روح القدس ہی اس کا مصداق ہے۔ جبکہ یہ درست نہیں۔ اس لئے کہ ''روح القدس'' اور ''نوید مسیحا'' دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ ایک وعدہ مسیح ہے اور اس کے نزول کا ذکر انجیل لوقا میں یوں کیا گیا ہے: ''اور دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے میں اس کو

---

(۱) انجیل یوحنا ۲۶:۱۴۔ (۲) انجیل یوحنا ۲۹:۱۴۔ (۳) انجیل یوحنا ۱۵: ۲۶-۲۷۔ (۴) انجیل یوحنا ۱۶: ۷۔